فتویٰ نمبر:	53166	سائل:	محمد عظیم، کوہاٹ مرکز	مجیب:	سید نوید اللہ
مفتی:	مفتی محمد صاحب	مفتی:	مفتی حسین	تاریخ:	08-12-2014
کتاب:	روزہ	باب:	رؤیت ہلال		

غیر سرکاری کمیٹی کی جانب سے عید کے اعلان کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے متعلق کہ ہمارے شہر کوہاٹ میں ۲۹ ذوالقعدہ کے چاند کے عدم ثبوت کی بناء پر ستر (۷۰) معتبر علماء اور مفتیان نے فیصلہ صادر کیا کہ امسال عید الاضحی بروز پیر ۶، اکتوبر کو ہو گی، جب کہ حکومت پاکستان کا بھی یہی فیصلہ تھا، اب پوچھنا یہ تھا کہ

1. بعض علماء کوہاٹ نے بروز اتوار ۵، اکتوبر کو جو اعلان کیا اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟
2. کیا پشاور شہر کی اقتداء میں کوہاٹ والے عید کا اعلان کر سکتے ہیں جب کہ ان کے پاس اپنا کوئی شرعی ثبوت نہ ہو۔
3. کچھ لوگوں نے دعوی کیا کہ ہم نے جمعرات ۲۹ ذوالقعدہ کو ذوالحجہ کا چاند دیکھا ہے جس کے حساب سے امسال بقرہ عید بروز اتوار ۵ا اکتوبر کو ہو جاتی، کیا ایسے دعاوی کہ بناء پر علاقائی طور پر عید کا اعلان کیا جا سکتا ہے؟

دلائل کی روشنی میں جواب دے کر ماجور عند اللہ ہوں۔

الجواب باسم ملہم الصواب

عیدین اور رمضان کے چاند کو دیکھنے اور ان کا فیصلہ کرنے کے لیے حکومت کی طرف سے ایک مرکزی کمیٹی قائم ہے، جس کی حیثیت شرعی قاضی کی طرح ہے، لہذا عید کے ثبوت کے لیے اس کمیٹی کا فیصلہ ضروری ہے اور لوگوں پر اس کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق عمل کرنا لازم ہے، اس مرکزی کمیٹی کی موجودگی میں علاقائی کمیٹی (جو حکومت کی طرف سے مقرر نہ ہو) کی طرف سے عید کا اعلان کرنا یا لوگوں کا اس اعلان پر عمل کرنا درست نہیں۔ اس تمہید کے بعد اب سوالات کے جوابات ذکر کیے جاتے ہیں:

1. یہ اعلان درست نہیں تھا، مرکزی کمیٹی کی موجودگی میں ان کو یہ اختیار حاصل نہیں۔
2. اگر مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی کے فیصلے کے خلاف ہو تو یہ بھی درست نہیں۔
3. علاقائی طور پر اعلان کرنا جائز نہیں، وہ لوگ اپنی گواہی مرکزی کمیٹی یا حکومت کی طرف سے مقرر کردہ علاقائی کمیٹی تک پہنچائیں، اس کے بعد جو فیصلہ ہو اس کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔

وفی الدرمع الرد(328/5):

(ويجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجائر) ولو كافرا.ذكره مسكين وغيره.إلا إذاكان يمنعه عن القضاء بالحق فيحرم،ولو فقدوال لغلبة كفار وجب على المسلمين تعيين وال وإمام للجمعة.
(قوله : ويجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجائر) أي الظالم وهذا ظاهر في اختصاص تولية القضاء بالسلطان ونحوه كالخليفة، حتى لو اجتمع أهل بلدة على تولية واحد القضاء لم يصح.

(قوله: ولو كافرا) في التتارخانية الإسلام ليس بشرط فيه أي في السلطان الذي يقلد ، وبلاد الإسلام التي في أيدي الكفرة لا شك أنها بلاد الإسلام لا بلاد الحرب ؛ لأنهم لم يظهروا فيها حكم الكفر ، والقضاة مسلمون والملوك الذين يطيعونهم عن ضرورة مسلمون ولو كانت عن غير ضرورة منهم ففساق وكل مصر فيه وال من جهتهم تجوز فيه إقامة الجمع والأعياد وأخذ الخراج وتقليد القضاة ، وتزويج الأيامى لاستيلاء المسلم عليه وأما إطاعة الكفر فذاك مخادعة.

وفی تحفة الاحوذی(423/3):

(الفطر يوم يفطر الناس والأضحى يوم يضحي الناس) قال الترمذي فيما تقدم فسر بعض أهل العلم هذا الحديث فقال الصوم والفطر مع الجماعة وعظم الناس انتهى قال في سبل السلام فيه دليل على أنه يعتبر في ثبوت العيد الموافقة للناس وأن المنفرد بمعرفة يوم العيد بالرؤية يجب عليه موافقة غيره ويلزمه حكمهم في الصلاة والإفطار والأضحية انتهى.

وفی حاشیة السندی علی ابن ماجه(431/3):

وفي رواية الترمذي الصوم يوم تصومون والظاهر أن معناه أن هذه الأمور ليس للآحاد فيها دخل وليس لهم التفرد فيها بل الأمر فيها إلى الإمام والجماعة ويجب على الآحاد اتباعهم للإمام والجماعة وعلى هذا فإذا رأى أحد الهلال ورد الإمام شهادته ينبغي أن لا يثبت في حقه شيء من هذه الأمور ويجب عليه أن يتبع الجماعة في ذلك.

وفی الشامیة(384/2):

وأفاد الخير الرملي أنه لو كانوا جماعة وردت شهادتهم لعدم تكامل الجمع العظيم فالحكم فيهم كذلك.

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم